14/اکتوبر 2023 کو غالب اکیڈمی میں جی ڈی چندن میموریل لیکچر

غالب اکیڈمی نئی دہلی میں گروبچن داس چندن کے ایک سو ایک برس پورے ہونے پر ایک جلسے کا اہتمام کیا گیا۔اس موقع پر ڈاکٹر یامین انصاری ریزیڈنٹ ایڈیٹر انقلاب نے ''جی ڈی چندن: کچھ باتیں کچھ یادیں'' کے عنوان سے ایک لیکچر دیتے ہوئے کہا کہ جی ڈی چندن 8/اکتوبر 1922 کو باغباں پورہ لاہور میں پیدا ہوئے تھے انھوں نے تقسیم سے قبل انگریزی روزنامہ سول اینڈ ملٹری گزٹ میں سب ایڈیٹر اور ساگر میں ایڈیٹر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں تھیں۔انھوں نے ''باغباں پورہ کی آواز'' نامی ایک ہفت روزہ اخبار بھی جاری کیا تھا۔تقسیم ہند کے بعد وہ دہلی آ گئے۔1948 سے 1980 تک پریس انفارمیشن بیورو سے وابستہ رہے۔سبکدوشی کے بعد منصف حیدر آباد میں دہلی کے نمائندہ رہے۔جی ڈی چندن برصغیر میں اردو صحافت اور اس کی تاریخ کے لحاظ سے ایک مستند نام ہے جن کی تصانیف کو آج بھی حوالے کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔اردو صحافت کی ابتدا اور ارتقا کے حوالے سے انھیں سند سمجھا جاتا ہے۔1992 میں شائع ان کی کتاب جام جہاں نما کافی اہمیت کی حامل ہے۔اس میں اردو صحافت کی ابتدا، اردو سماج کے ارتقا اور ان کے سیاق میں پیدا ہونے والے جدید ہندوستان کے کئی اہم مسائل کی مبادیات کی تفصیل بھی دی گئی ہے۔اس کتاب میں چندن صاحب نے اردو کا سب سے پہلا اخبار پس منظر، ہری ہردت اور سدا سکھ لعل، جام جہاں نما پر چیف سکریٹری ڈبلیو بی بیلی کا تبصرہ، خبروں کے نمونے، حکومت سے تعلقات، اخبار کا نیا دور اردو صحافت کا نقش اول وغیرہ پر تفصیلی گفتگو کی ہے۔یامین انصاری نے اپنے لیکچر میں کہا کہ جی ڈی چندن نے اپنی پوری زندگی نہ صرف اردو زبان وادب بلکہ اردو صحافت میں نمایاں خدمات انجام دیں اس کے ساتھ ہی وہ گنگا جمنی تہذیب کی ایک جیتی جاگتی مثال تھے۔انھوں نے اردو صحافت کی خامیوں اور خوبیوں دونوں کو مثبت انداز میں پیش کیا۔وہ ایک سیکولر ذہن کے انسان تھے اور کسی بھی تعصب سے دور تھے۔اس موقع پر ڈاکٹر گلشن رائے کنول نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ یامین انصاری کے لیکچر میں دو شہروں کا ذکر ہوا لاہور اور دہلی۔تقسیم سے پہلے لاہور میں اردو سرکاری زبان تھی۔اسکول اور دفاتر میں عرضی اردو میں لکھی جاتی تھی۔بہت سے اخبار وہاں سے نکلتے تھے جو بعد میں دہلی سے نکلنے لگے۔لاہور میں دن میں دو بار اردو اخبار نکلتا تھا۔اس میں کام کرنے والے بڑی تعداد میں ہندو ہوتے تھے۔اس موقع پر ڈاکٹر عقیل احمد نے کہا کہ چندن صاحب کا غالب اکیڈمی سے گہرا رشتہ تھا انھوں نے اپنی صحافت سے متعلق اردو کتابیں غالب اکیڈمی لائبریری میں رکھنے کی خواہش ظاہر کی تھی جس کی تکمیل ان کے فرزند جناب انل کمار لکھینا نے پوری کی۔غالب اکیڈمی ان کی یاد میں ہر سال میموریل لیکچر کا اہتمام کرتی ہے۔لیکچر کے بعد اس موقع پر ایک شعری نشست کا بھی اہتمام کیا گیا۔اس موقع پر بڑی تعداد میں ادیب وشاعر موجود تھے۔

14/اکتوبر 2023 کو غالب اکیڈمی میں ماہانہ ادبی نشست کا انعقاد

غالب اکیڈمی ، نئی دہلی میں ایک ماہانہ ادبی نشست کا اہتمام کیا گیا۔جس کی صدارت ڈاکٹر جی آر کنول نے کی۔اس موقع پر کنور مہندرسنگھ بیدی ادبی ٹرسٹ کی جانب سے محترمہ رچنا نرمل ، پروین ویاس ،شاہ رخ عبیراور خوشبو پروین کو گیارہ گیارہ سو روپے کا چیک بطورانعام دیا گیا۔اس نشست میں چشمہ فاروقی نے تخت یاتختہ کے عنوان سے افسانہ پڑھا،مشہورافسانہ نگاراور شاعرخورشید حیات نے اپنی نظم خود سے خود کی تلاش پیش کی۔اس موقع پر موجود شعرانے اپنے اشعار پیش کیئے۔منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔

محبت میں مراگمراہ ہونا غیر ممکن تھا	وہ کافرلیتا تھادل کا حساب اول سے آخرتک	جی آر کنول
کہوں شعر غالب کی ہر اک زمیں میں	یہی سر میں سودا یہی دھن رہی ہے	متین امروہوی
لئے ہیں دستکیں ہاتھوں میں در نہیں آیا	مکان تو ہیں بہت کوئی گھر نہیں آیا	نسیم بیگم نسیم
اس نے غازہ لگالیا ایسا	چھپ گئی حسنِ بے ریا کی جھلک	زاہد علی خاں اثر
ان سے وابستہ کرو رنج کی صورت واضح	جن کی نظروں میں ہواس درد کی قیمت واضح	شاہد انور
میرے گیتوں کی کھنک کتنے دلوں تک پہونچی	جس سے امید تھی بس اس نے ستائش نہیں کی	شفا کجگانوی
نگاہوں کو جھکا لیتے تھے ہم تعظیم سے پہلے	کہ ہم انسان ہوتے تھے نئی تعلیم سے پہلے	شہادت علی نظامی
وقت بھی کیا ہے بہتا پانی ہے	زیست اس پر لکھی کہانی ہے	سمیر کیلاش
کسی کے اشاروں پہ چلنے لگا ہے	یہ دل اپنی فطرت بدلنے لگا ہے	شعیب رضا خاں
اصولوں کا دامن پکڑ کر تو نرملؔ	بنا زندگی خوبصورت دھیرے دھیرے	رچنا نرمل
دیکھ کر کئی کلائیوں کو	یاد کرنے لگے کتابوں کو	عمران راہی
نظر کو ڈھال بنایا لبوں سے کام لیا	ذرا جھجک کے جو اس نے ہمارا نام لیا	فوزیہ افضل
جگنو ست جھلملا اٹھے پلکوں کے سائبان میں	مدت کے بعد آ گیا پھر بے وفا دھیان میں	خوشبو پروین
جو بھی کہا وہ کرکے دیکھانا پڑا مجھے	یوں زندگی کو اپنی بچانا پڑا مجھے	طلعت سروہا
نام گلشن کا گل سے ہو لیکن	ہے حقیقت بہار ہے تم سے	حشمت بھاردواج
میں نے سوچا ہے تجھے اور بھی مغرور کروں	تجھ کو اپنا بتا کے اور بھی مشہور کروں	نسیم بادشاہ

اس موقع پر عزیزہ مرزا،نعیم ہندوستانی، گولڈی ورییندر،ڈاکٹر ریاض،احترام صدیقی ، دیپک شرما،کمل پنڈیر، پروین ویاس نے بھی اپنے اشعار پیش کیے۔آخر میں سکریٹری نے بتایا کہ غالب اکیڈمی کی اگلی نثری نشست اٹھائیس اکتوبر 2023 کو چار بجے ہوگی۔